محمد اسحاق بھٹی

# ایک حدیث

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کُلُّکُمْ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ فَالْاَمِیْرُ الَّذِیْ عَلَی النَّاسِ رَاعٍ عَلَیْھِمْ وَھُوَ مَسْئُولٌ عَنْھُمْ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰی اَھْلِ بَیْتِہٖ وَھُوَ مَسْئُولٌ عَنْھُمْ وَالْمَرْاَۃُ رَاعِیَۃٌ عَلٰی بَیْتِ بَعْلِھَا وَوَلَدِہٖ وَھِیَ مَسْئُولَۃٌ عَنْھُمْ وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلٰی مَالِ سَیِّدِہٖ وَھُوَ مَسْئُولٌ عَنْہُ، اَلَا فَکُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ۔ (صحیح بخاری، کتاب فی العتق وفضلہ، باب کراہیۃ التطاول علی الرقیق)۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم سب حاکم ہو اور اپنی رعیت کے بارے میں جواب دِہ ہو، وہ شخص جو لوگوں کا امیر ہے، ان کا نگہبان ہے اور اُن کے بارے میں جواب دِہ ہے۔ گھر کا (بڑا) آدمی اپنے گھر والوں کا نگہبان ہے اور ان کے بارے میں جواب دِہ ہے، عورت اپنے شوہر اور اس کے بیٹے کے گھر کی نگہبان ہے اور اس کے بارے میں جواب دِہ ہے۔ ملازم اپنے مالک کے مال کا نگہبان ہے اور اس کے متعلق جواب دہ ہے۔ خبردار، تم سب کسی نہ کسی کے نگہبان ہو، اور سب اپنی رعیت کے متعلق جواب دِہ ہو۔

یہ حدیث اپنے معنی ومفہوم میں بالکل واضح ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ معاشرے کا ہر شخص اپنا ایک خاص دائرۂ اثر رکھتا ہے، جس میں اس کو حاکم ومبلغ اور ذمے دار کی حیثیت حاصل ہے، اور جو لوگ اس کے حلقۂ اثر میں شامل ہیں، ان کے ہر عمل وفعل کے بارے میں عنداللہ اور عندالناس جواب دِہ اور مسئول ہے۔ یہ ذمہ داری محدود بھی ہے اور غیر محدود بھی۔ اس میں گھر کی چار دیواری سے لے کر پوری مملکت کی وسیع وعریض حدود کی ذمے داریاں شامل ہیں۔

اسلام کی رُو سے اوّلین ذمے دار ملک کا حکمران طبقہ ہے۔ اس پر رعیت کے تمام حقوق اور مفادات کے تحفظ اور نگاہ داشت کی بہت بڑی ذمے داری عائد ہوتی ہے۔ اس کا فرض ہے کہ وہ پورے احتیاط، کامل حکمتِ عملی اور انتہائی دیانت داری کے ساتھ اس اہم ذمے داری سے سبکدوش ہونے کی کوشش کرے۔ ان

ن اخلاقی، روحانی اور دینی تربیت میں ہمہ تن مصروف رہے۔ پھر ان کی روزمرہ کی جو دنیوی ضروریات ہیں، ن کی تکمیل کے لیے بھی کوئی کسر اٹھا نہ رکھے۔ اسے اس بات کا ہر وقت خیال رہنا چاہیے کہ اس کی رعایا کس حال ں ہے، اس کی معاشی ضروریات کیا ہیں، اقتصادی حالت کیسی ہے، زرعی صورتِ حال کیا ہے، تجارت کی گاڑی س نہج پر چل رہی ہے، ملازمت پیشہ طبقہ کن حالات سے دوچار ہے، رعیت کی جان و مال اور عزت و آبرو کی فاظت کس صورت میں ہو سکتی ہے، چوروں اور رہزنوں سے لوگ محفوظ ہیں یا نہیں ہیں، سمگلنگ اور چور بازاری نہیں ہو رہی ہے۔ لوگوں کی اخلاقی حالت پست تو نہیں ہو گئی ہے۔ یہ اور اس قسم کی تمام ذمے داریاں حاکمِ وقت عائد ہوتی ہیں، اور اس کے بارے میں وہ اللہ کے نزدیک جواب دہ ہے۔ صحیح بخاری کی اس حدیث میں صاف فظوں میں فرمایا گیا ہے کہ:

فَالْاَمِيْرُ الَّذِیْ عَلَى النَّاسِ رَاعٍ عَلَيْهِمْ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُمْ۔

وہ شخص ہے جو لوگوں کا امیر ہے، ان کا نگہبان ہے اور ان کے بارے میں جواب دہ ہے۔

پھر اس بات کی بھی وضاحت کر دی گئی ہے کہ نگاہ داشت کی یہ ذمے داری فقط امیر مملکت ہی پر عائد نہیں ہوتی، عاشرے کے ہر فرد پر عائد ہوتی ہے اور وہ بارگاہ خداوندی میں ان لوگوں کے بارے میں مسئول ہے جو اس کے دائرۂ اثر یں ہیں۔ اس ضمن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد بالکل واضح ہے۔

كُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ

کہ تم اپنی اپنی جگہ سب حاکم ہو اور تم سے اپنی رعیت کے بارے میں باز پرس ہو گی۔

حدیث میں حاکمیت اور ذمے داری کو اس طرح تقسیم کیا گیا ہے کہ مرد اپنے گھر والوں کا حاکم اور ذمے دار ہے، اس کا فرض ہے کہ اپنے اہلِ خانہ کی تمام حرکات و سکنات کا خیال رکھے، ان کی اچھی طرح تربیت کرے، برائی کے ارتکاب سے باز رکھے اور اچھائی کی تعلیم دے۔ عورت اپنے شوہر اور اس کی اولاد کے معاملات کی نگرانی کرے، اس میں خیانت کی مرتکب نہ ہو اور جو گھریلو ذمے داری اس پر عائد ہوتی ہے، اس کو ہر ممکن طریقے سے پورا کرے۔ ملازم بھی اس ذمے داری کی زنجیر میں جکڑا ہوا ہے، وہ اپنے مالک کے اس مال کا جس کی نگرانی اس کو سونپی گئی ہے [illegible]۔

[illegible] میں نوعِ انسانی کے ہر طبقے کو اپنے فرائض بجا لانے اور اپنی ذمے داریاں پورا کرنے کی [illegible] نہیں۔ عام طور پر صرف طبقہ علما کو اصلاحِ معاشرہ کا ذمے دار ٹھہرایا جاتا